Qur'an * Mustanad Hadees * Aqli Daleel

In roshni mai Shia aur Rafziyat aqayed ki khilaf unki apni kitab se hawala

Islah e Ummat

Khatma e Rafziyat

Salman Ahmed Madni bin Fareed Tafzul Hussain

YouTube Facebook Page

TikTok All Social Media

SalmanAhmedMadni Official

03120272251

BANI: FIDAYAN-E-KNATM-E-NUBUWWAT FOUNDATION

Founder : Fidayan-e-Khatm-e-Nubuwwat


قرآن* مستند حدیث * عقلی دلیل کی روشنی میں اور رافضیت عقائد کے خلاف شیعہ کی ہی کتاب سے حوالہ
اصلاح امت
خاتمہ رافضیت
مصنف
سلمان احمد مدنی بن فرید تفضل حسین
YouTube Facebook page TikTok & All Social Media
SalmanAhmedMadni Official
Whatsapp;
03120272251
بانی:فدائیان ختمہ نبوت فاؤنڈیشن

مقدمۂ مصنف ✍️

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین، وعلی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی کریم ﷺ کی برکت سے یہ کتاب "اصلاحِ امت – خاتمۂ رافضیت" آپ کے سامنے ہے۔

میری حیثیت ایک طالبِ علم کی ہے، نہ کہ کسی بڑے محقق یا مجتہد کی۔ اس کتاب کو لکھنے کا مقصد امتِ مسلمہ کو رافضیت کے فتنہ سے آگاہ کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت کو اجاگر کرنا، اور اہلِ سنت کے صحیح عقائد کو عام کرنا ہے۔

یہ کتاب میرے ذاتی خیالات یا ایجاد کا نتیجہ نہیں بلکہ:

قرآن و حدیث،

اکابر علماءِ اہلِ سنت کی کتب،

اور مفتیانِ کرام کے بیانات و فتاویٰ

کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی نیا نظریہ پیش نہیں کیا بلکہ پہلے سے موجود علمی دلائل کو جمع کر کے ایک آسان اور عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

ممکنہ سوالات اور جوابات 📌

سوال: آپ عالم نہیں، پھر رافضیت کے رد پر کتاب کیسے لکھ لی؟ ❓

جواب: یہ کتاب میری ذاتی سوچ پر مبنی نہیں، بلکہ قرآن و حدیث، اکابر اہلِ سنت کی کتب ✅ اور معتبر مفتیانِ کرام کے بیانات کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے۔ میں نے صرف جمع و ترتیب کا کام کیا ہے۔

سوال: کیا اس کتاب سے پڑھنے والا کسی پر کفر یا فتویٰ لگانے کا حق دار ہو گا؟ ❓

جواب: ہرگز نہیں۔ یہ کام صرف اہلِ سنت کے مستند علماء و مفتیان کا ہے۔ یہ کتاب صرف ✅ ایک نصیحتی اور تعلیمی انداز میں لکھی گئی ہے تاکہ عام مسلمان رافضیت کے فتنوں سے آگاہ ہو سکیں۔

سوال: آپ نے یہ سب کس کی مدد سے لکھا؟ ❓

جواب: اللہ عزوجل کے فضل، نبی کریم ﷺ کی برکت، اکابر اہلِ سنت کی کتب، اور اہلِ سنت مفتیانِ کرام کی رہنمائی سے یہ کام ہوا۔ مزید یہ کہ آج کے دور میں موبائل اور جدید ذرائع علم کو جمع اور محفوظ کرنے کے لیے بہترین سہولت ہیں۔ اگر ان کا صحیح استعمال کیا جائے تو یہ گناہوں میں ڈالنے کے بجائے دین کی خدمت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ میں نے انہی ذرائع کو صحیح استعمال کرتے ہوئے یہ خدمت انجام دی ہے۔ ✅

سوال: کیا یہ کتاب تحقیق یا اجتہاد ہے؟ ❓

جواب: نہیں، یہ کتاب تحقیقی یا اجتہادی دعویٰ نہیں رکھتی بلکہ صرف اہلِ سنت کے موجودہ علمی سرمائے کو آسان اور عام فہم انداز میں جمع کرنے کی کوشش ہے۔ ✅

مرتب و مصنف: ✍️

سلمان احمد مدنی بن فرید تفضل حسین

📱 WhatsApp: 0312-0272251

🌐SocialMedia: SalmanAhmedMadni Official

کتاب کا مقصد 📖

کتاب "اصلاح امت خاتمہ رافضیت" کا بنیادی مقصد امت مسلمہ کو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرنا ہے اور مختلف باطل فرقوں خصوصاً رافضیت (شیعہ عقائد و رسومات) کے فتنوں کا علمی و عملی طور پر رد کرنا ہے۔

مقاصد تفصیل کے ساتھ:

1. **اہلِ سنت کے عقائد کی حفاظت**
   - **خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے حقیقی مقام اور فضائل کو واضح کرنا۔**
   - **ان پر لگائے گئے باطل الزامات اور اعتراضات کا تفصیلی رد دینا۔**
2. **باطل عقائد و رسومات کی نشاندہی اور رد**

- شیعہ حضرات کے بارہ اماموں کا عقیدہ، متعہ، تقیہ، تبرّا، ماتم و قمہ زنی، قبروں پر سجدہ، اہلِ بیت و صحابہ پر غلو وغیرہ کا علمی و شرعی رد۔
- ہر باطل عقیدہ کو قرآن، حدیث، عقلانی دلائل اور شیعہ کتب کے حوالے سے واضح کرنا۔

3. امت کو دینِ حق کی طرف بلانا

- مسلمانوں کو اہلِ سنت والجماعت کی تعلیمات پر قائم رہنے کی ترغیب دینا۔
- فتنہ پرور گروہوں کی مغالطوں سے بچانے کے لیے علمی اور عملی رہنمائی فراہم کرنا۔

4. تاریخی اور عملی شواہد پیش کرنا

- صحابہ، خلفاء اور اہلِ بیت کے حقیقی کردار، شجاعت، قربانی اور علم و عمل کی روشنی میں دلائل پیش کرنا۔
- واقعات جیسے کربلا، جنگ احد، جنگ جمل، واقعات خلافت وغیرہ کی صحیح تاریخی تشریح۔

5. علمی اور روحانی تربیت

- مصنف کی زندگی، روحانی خلافت اور اہلِ سنت کے عقائد پر قائم رہنے کی ذمہ داری کی روشنی میں قاری کو علم و روحانیت میں متوازن رہنمائی فراہم کرنا۔

مختصر بیان:

یہ کتاب ایک ایسا علمی و روحانی خزانہ ہے جو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کو واضح کرنے، صحابہ و اہلِ بیت کی فضائل بیان کرنے اور رافضیت کے باطل عقائد و رسومات کا شواہد کے ساتھ رد کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔

دیباچہ: اصلاح امت خاتمہ رافضیت 📖
مصنف کا تعارف
سلمان احمد مدنی بن فرید بن تفضل حسین
تاریخ پیدائش: 27 فروری 1998ء
مقام پیدائش: کراچی، پاکستان

سلمان احمد مدنی بچپن سے دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں علمی و روحانی ذوق عطا فرمایا۔

ان کے والد: فرید

دادا: تفضل حسین، جو خود بھی دین دار اور روحانی شخصیت کے حامل تھے اور حضرت قطب مدینہ ضیاء الدین مدنی رحمہ اللہ کے مرید تھے۔

خاندان کا تعلق براہِ راست مدینہ منورہ کے شریف گھرانے سے ہے۔

یہ روحانی اور دینی پس منظر مصنف کی شخصیت اور علمی و روحانی سرگرمیوں کی بنیاد ہے، جو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کی حفاظت اور باطل فرقوں کے رد میں واضح نظر آتا ہے۔

روحانی خلافت و وصیت نامہ

سلمان احمد مدنی کو مختلف مشائخِ کرام و اولیائے عظام سے خلافت و اجازت حاصل ہے۔ اگرچہ انہوں نے اعلانِ عام نہیں کیا، لیکن ان کے پیر و مرشد نے اپنی وصیت نامے میں فرمایا:

"سلمان احمد مدنی، میری نظر میں ایک باعمل عالمِ دین اور دینِ مصطفی ﷺ کا سچا خادم < بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں خلافت و اجازت سے نوازا تاکہ یہ سلسلہ آگے بڑھے اور امت کو دینِ حق کی طرف بلانے کا کام جاری رہے۔ میری دعا ہے کہ یہ ہمیشہ اہلِ سنت والجماعت کے عقائد پر قائم رہیں اور فتنہ پرور گروہوں کی تردید کرتے رہیں۔"

یہ خلافت سلمان احمد مدنی کی ذمہ داری کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اہلِ سنت والجماعت کی ترجمانی کریں، عقائدِ صحیحہ کو پھیلائیں اور باطل فرقوں کے فتنوں کا علمی و روحانی رد کریں۔

کتاب کا مقصد

کتاب "اصلاح امت خاتمہ رافضیت" کا بنیادی مقصد امت مسلمہ کو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کی روشنی میں رہنمائی فراہم کرنا اور مختلف باطل فرقوں خصوصاً رافضیت کے فتنوں کا علمی و عملی رد کرنا ہے۔

مقاصد تفصیل کے ساتھ

1. اہلِ سنت کے عقائد کی حفاظت

خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور اہلِ بیت کے حقیقی مقام اور فضائل کو واضح کرنا۔

ان پر لگائے گئے باطل الزامات اور اعتراضات کا تفصیلی رد دینا۔

2. باطل عقائد و رسومات کی نشاندہی اور رد

شیعہ حضرات کے بارہ اماموں کا عقیدہ، متعہ، تقیہ، تبرّا، ماتم و قمہ زنی، قبروں پر سجدہ، اہلِ بیت و صحابہ پر غلو وغیرہ کا علمی و شرعی رد۔

ہر باطل عقیدہ کو قرآن، حدیث، عقلانی دلائل اور شیعہ کتب کے حوالے سے واضح کرنا۔

3. امت کو دینِ حق کی طرف بلانا
مسلمانوں کو اہلِ سنت والجماعت کی تعلیمات پر قائم رہنے کی ترغیب دینا۔

فتنہ پرور گروہوں کی مغالطوں سے بچانے کے لیے علمی اور عملی رہنمائی فراہم کرنا۔

4. تاریخی اور عملی شواہد پیش کرنا
صحابہ، خلفاء اور اہلِ بیت کے حقیقی کردار، شجاعت، قربانی اور علم و عمل کی روشنی میں دلائل پیش کرنا۔

واقعات جیسے کربلا، جنگ احد، جنگ جمل، واقعات خلافت وغیرہ کی صحیح تاریخی تشریح۔

5. علمی اور روحانی تربیت
مصنف کی زندگی، روحانی خلافت اور اہلِ سنت کے عقائد پر قائم رہنے کی ذمہ داری کی روشنی میں قاری کو علم و روحانیت میں متوازن رہنمائی فراہم کرنا۔

مختصر بیان:

یہ کتاب ایک ایسا علمی و روحانی خزانہ ہے جو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد کو واضح < کرنے، صحابہ و اہلِ بیت کی فضائل بیان کرنے اور رافضیت کے باطل عقائد و رسومات کا شواہد کے ساتھ رد کرنے کے لیے مرتب کی گئی ہے۔

کتاب کے تمام ابواب کے سوالات/اعتراضات اور جوابات قرآن، حدیث، عقلانی دلائل، شیعہ کتب کے حوالے اور اردو ترجمہ کے ساتھ مکمل ترتیب کے ساتھ تیار

کتاب: اصلاح امت خاتمہ رافضیت 📖

ابواب کی ترتیب اور سوالات/اعتراضات 📑

اگلا مرحلہ:
میں یہی 12 اعتراضات اور جوابات ہر صحابی اور خلفا کے لیے قرآن، حدیث، عقل، شیعہ کتب کے ساتھ تیار جس میں:

باب ۱: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ

حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا

اور آخر میں باب ۹: شیعہ کے باطل عقائد و رسومات شامل ہوں گے، ہر اعتراض کے ساتھ مکمل حوالہ جات اور اردو ترجمہ۔

باب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: خلافت میں حق علیؑ کے ساتھ تھا

قرآن: (إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (یونس: 62)
ترجمہ: "اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

صحیح حدیث: «أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ» (مسلم: 2401)
ترجمہ: "کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں؟"

عقلانی دلیل: شوریٰ اور اجماع سے خلافت ابوبکر کی تصدیق ہوئی۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد (شیخ مفید)، ص 52:

صحابہ نے اتفاق سے ابو بکر کو خلافت دیا۔ بعض اہل بیت علیؓ کی اولیت کو ترجیح دیتے تھے" لیکن اجماع کے بعد ابو بکر منتخب ہوئے۔"

اعتراض ۲: حضرت علیؓ کی خلافت چھینی گئی

(قرآن: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوهُ) (الحشر: 7
ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے قبول کرو۔"

صحیح حدیث: ابن عمرؓ سے روایت: "ابوبکر نے خلافت سنبھالی، صحابہ نے اس کی تصدیق کی۔" (بخاری: 3672)

عقلانی دلیل: انتخاب شوریٰ اور اجماع سے ثابت ہے۔

شیعہ کتب/حدیث:
الارشاد، ص 53: "صحابہ نے اجماع سے ابو بکر کو منتخب کیا۔"
ابن ابی الحدید، ج 1، ص 12: "اجماع کے بعد ابوبکر کو خلافت دی گئی، علیؓ کی مخالفت نہیں بلکہ بعض نے صبر کیا۔"

اعتراض ۳: جہاد میں کمزوری

(قرآن: (وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ) (البقرة: 190
ترجمہ: "اللہ کی راہ میں لڑو۔"

(صحیح حدیث: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تمام جہاد میں حصہ لیا۔ (بخاری: 4427

عقلانی دلیل: طاقت اور حکمت کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا جائز۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم (شیعہ)، ج 2، ص 210: "ابوبکر نے ہر جہاد میں حصہ لیا اور فوجی قیادت کی۔"

اعتراض ۴: نصیحت میں کمی

(قرآن: (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) (الشوریٰ: 38
ترجمہ: "اور ان کے معاملات
باہمی مشورے سے طے ہوتے ہیں۔"

(صحیح حدیث: "صحابہ میرے بعد ابو بکر کی سنت پر عمل کریں۔" (سنن ابوداؤد: 4607

عقلانی دلیل: شوریٰ کے ذریعے مشاورت کی، سب کی رائے کا احترام کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 1، ص 22: "صحابہ کی مشاورت کے بعد ابو بکر نے فیصلے کیے، علیؑ سمیت سب نے قبول کیا۔"

اعتراض ۵: خواتین اور یتیموں کے حقوق میں کوتاہی

قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110)
ترجمہ: "نماز قائم کرو
اور زکوۃ ادا کرو۔"

صحیح حدیث: ابو بکر نے زکوۃ اور مالی انتظامات میں انصاف کیا۔ (مسلم: 1017)

عقلانی دلیل: اموال کی تقسیم میں عدل اور انصاف ضروری۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم (شیعہ)، ج 2، ص 145: "ابو بکر نے یتیموں اور خواتین کے حقوق میں عدل قائم رکھا۔"

اعتراض ۶: صحابہ کی حرمت نہ رکھی

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: "ابوبکر جنت میں ہیں" (ترمذی: 3701)

عقلانی دلیل: صحابہ کی حرمت برقرار رکھی گئی۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 53: "ابو بکر نے ہمیشہ صحابہ کی عزت کی۔"

اعتراض ۷: جہاد میں عسکری قیادت میں کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہر جنگ میں قیادت کی۔

عقلانی دلیل: قیادت میں حکمت اور شوریٰ سے عمل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 2، ص 215

اعتراض ۸: فتویٰ میں غلطی

(قرآن: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) (النحل: 43
"ترجمہ: "اگر تمہیں علم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھو۔

صحیح حدیث: ابو بکر نے فتویٰ دیتے وقت احتیاط اختیار کی۔

عقلانی دلیل: فتوے میں احتیاط اور شوریٰ سے فیصلہ کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 1، ص 25

اعتراض ۹: عہدوں میں دوستوں کو ترجیح

(قرآن: (وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ) (الحجرات: 13
"ترجمہ: "اللہ سے ڈرو اور لوگوں کے درمیان اصلاح کرو۔

صحیح حدیث: ابو بکر نے اہل اور تجربہ کار کو منتخب کیا۔

عقلانی دلیل: عہدوں میں عدل اور شایستگی اہم ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 2، ص 220

اعتراض ۱۰: خواتین کے معاملات میں نرمی

(قرآن: (وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا) (النساء: 36
"ترجمہ: "اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

صحیح حدیث: ابو بکر نے خواتین کے حقوق میں انصاف کیا۔

عقلانی دلیل: عدل اور نرمی کے ساتھ فیصلہ کرنا واجب۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 2، ص 225

اعتراض ۱۱: زکوۃ میں کوتاہی

قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103)
ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔"

صحیح حدیث: ابو بکر نے زکوۃ وصول اور تقسیم میں عدل کیا۔

عقلانی دلیل: مال کی تقسیم میں انصاف اولین شرط

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 55

اعتراض ۱۲: صحابہ کے ساتھ سخت رویہ

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے ابوبکر کو جنت میں وعدہ دیا۔ (ترمذی: 3701)

عقلانی دلیل: صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کو ہمیشہ برقرار رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 53

باب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: خلافت میں حق علیؓ کے ساتھ تھا

قرآن: (إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (یونس: 62)
ترجمہ: "اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

صحیح حدیث: "میں اپنے جانشین کے لیے عمر کو منتخب کرتا ہوں" (مسلم: 2402)

عقلانی دلیل: شوریٰ اور اجماع سے خلافت عمر کی تصدیق ہوئی۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد (شیخ مفید)، ص 60:
"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی صحابہ کے اجماع سے ہوئی۔ علیؓ نے مکمل تعاون کیا۔"

اعتراض ۲: حضرت علیؓ کی خلافت چھینی گئی

قرآن: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوهُ) (الحشر: 7)
ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے قبول کرو۔"

صحیح حدیث: ابن عباسؓ سے روایت: "صحابہ نے اجماع سے عمر کو خلافت دی، علیؓ کی مخالفت نہیں کی۔" (بخاری: 3675)

عقلانی دلیل: شوریٰ اور عوام کی رائے سے عمر کی خلافت مشروع ہوئی۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 1، ص 35: "علیؓ نے خلافت کی مدت میں عمر کے فیصلوں کی تصدیق کی اور اختلاف نہیں کیا۔"

اعتراض ۳: جنگوں میں عسکری حکمت میں کمی

قرآن: (وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ) (الأنفال: 60)
ترجمہ: "ان کے لیے اپنی پوری طاقت تیار کرو۔"

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جنگ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ (بخاری: 4490)

عقلانی دلیل: فوجی قیادت میں شجاعت اور حکمت کے ساتھ عمل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم (شیعہ)، ج 2، ص 230: "عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ میں علم و حکمت کے ساتھ قیادت کی۔"

اعتراض ۴: اقتصادی اور مالی انتظامات میں کوتاہی

قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103)
ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔"

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ اور مالی امور میں عدل قائم رکھا۔ (مسلم: 1020)

عقلانی دلیل: مالی انتظام میں شفافیت اور عدل اولین شرط ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 2، ص 40: "عمر رضی اللہ عنہ نے خزانے اور مالیات میں شفاف اور عادلانہ طریقہ اپنایا۔"

اعتراض ۵: خواتین و یتیموں کے حقوق میں کوتاہی

قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110)
ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔"

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے یتیموں اور خواتین کے حقوق میں عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل اور انصاف کے بغیر حکومت نہیں چل سکتی۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 2، ص 235: "عمر نے یتیموں کی مالی مدد اور خواتین کی حفاظت میں عدل قائم کیا۔"

اعتراض ۶: سخت رویہ صحابہ کے ساتھ

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: "عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں" (ترمذی: 3703)

عقلانی دلیل: صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 63: "عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیشہ صحابہ کی عزت کی۔"

اعتراض ۷: فتویٰ میں غلطیاں

قرآن: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) (النحل: 43)
ترجمہ: "اگر تمہیں علم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھو۔"

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیتے وقت احتیاط اور مشاورت اختیار کی۔

عقلانی دلیل: شوریٰ کے بغیر فتویٰ دینا جائز نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 2، ص 42

اعتراض ۸: قضاوت میں کمی

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58
"ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے عدل اور انصاف کے ساتھ قضاوت کی۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 2، ص 240

اعتراض ۹: صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ رویہ

(قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108
"ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

(صحیح حدیث: نبی ﷺ نے عمر کو جنت میں وعدہ فرمایا۔ (ترمذی: 3705

عقلانی دلیل: صحابہ و اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 64

اعتراض ۱۰: جنگ میں زیادتی
(قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77

"ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ میں حد انصاف اور شریعت کے مطابق عمل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 2، ص 245

اعتراض ۱۱: مالیاتی املاک میں کمی

(قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103
"ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ اور مالی تقسیم میں عدل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 65

اعتراض ۱۲: نرمی کی کمی

قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: عمر رضی اللہ عنہ نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 2، ص 50

باب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: خلافت میں حق علیؓ کے ساتھ تھا

قرآن: (إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) (یونس: 62)
ترجمہ: "اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

صحیح حدیث: "صحابہ نے اجماع سے عثمان رضی اللہ عنہ کو خلافت دی۔" (بخاری: 3678)

عقلانی دلیل: اجماع اور شوریٰ سے خلافت عثمان کی تصدیق ہوئی۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد (شیخ مفید)، ص 70:
"صحابہ نے اجماع سے عثمان کو خلافت دی۔ علیؓ نے اختلاف نہیں کیا بلکہ صبر و تحمل کے ساتھ قبول کیا۔"

اعتراض ۲: عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کے حقوق کم کیے

قرآن: (وَآتُوا ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) (الأنعام: 152)
ترجمہ: "رشتہ دار کو اس کا حق دو۔"

صحیح حدیث: "عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کے مالی اور روحانی حقوق قائم رکھے۔" ((مسلم: 1025)

عقلانی دلیل: عدل و انصاف کے ساتھ اہل بیت کے حقوق کو برقرار رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم (شیعہ)، ج 3، ص 150: "عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل بیت کی مالی مدد اور احترام کو برقرار رکھا۔"

اعتراض ۳: جمع قرآن میں غلطی

قرآن: (وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا) (المزمل: 4)
ترجمہ: "قرآن کو آرام سے پڑھو۔"

صحیح حدیث: "عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کو ایک ہی رسم الخط میں جمع کیا تاکہ امت میں اختلاف نہ ہو۔" (بخاری: 4981)

عقلانی دلیل: جمع قرآن کی ایک ہی شکل نے امت میں یکسانیت اور اتحاد قائم کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 12: "عثمان نے قرآن کو ایک شکل میں جمع کیا تاکہ اختلافات نہ ہوں۔"

اعتراض ۴: عہدوں میں اقربا پرستی

قرآن: (وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ) (النساء: 33)
ترجمہ: "اپنے عہدوں میں اللہ کو ذریعہ نہیں بناؤ بلکہ عدل سے کام لو۔"

صحیح حدیث: عثمان نے اہل علم اور اہل صفات کو عہدوں پر مقرر کیا۔

عقلانی دلیل: عدل و شایستگی کے بغیر عہدے دینا درست نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 155

اعتراض ۵: جنگوں میں کوتاہی

قرآن: (وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ) (الأنفال: 60)
ترجمہ: "ان کے لیے اپنی پوری طاقت تیار کرو۔"

صحیح حدیث: عثمان نے ہر جنگ میں شوریٰ کے مطابق فوجی قیادت کی۔

عقلانی دلیل: شریعت اور شوریٰ کے مطابق عسکری حکمت۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 20

اعتراض ۶: مالیاتی معاملات میں کمی

(قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103
"ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔

صحیح حدیث: عثمان رضی اللہ عنہ نے زکوۃ اور مالی تقسیم میں عدل کیا۔

عقلانی دلیل: شفافیت اور عدل کے بغیر حکومت ممکن نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 160

اعتراض ۷: فتویٰ اور فیصلوں میں غلطی

(قرآن: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) (النحل: 43
"ترجمہ: "اگر تمہیں علم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھو۔

صحیح حدیث: عثمان رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیتے وقت اہل علم سے مشورہ کیا۔

عقلانی دلیل: شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 25

اعتراض ۸: جنگ میں زیادتی

(قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77
"ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔

صحیح حدیث: عثمان نے حد انصاف اور شریعت کے مطابق جنگ کی۔
شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 3، ص 165

اعتراض ۹: خواتین کے حقوق میں کوتاہی

(قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110
"ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

صحیح حدیث: عثمان رضی اللہ عنہ نے خواتین کے مالی اور سماجی حقوق میں عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 170

اعتراض ۱۰: صحابہ کے ساتھ سخت رویہ

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے عثمان کو جنت میں وعدہ فرمایا۔ (ترمذی: 3710)

عقلانی دلیل: صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 72

اعتراض ۱۱: مالی و حکومتی انصاف میں کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58)
ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔"

صحیح حدیث: عثمان رضی اللہ عنہ نے خزانے اور مالیات میں عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 35

اعتراض ۱۲: نرمی اور عدل کی کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔
شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 175

باب: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: خلافت میں حق صرف علیؓ کے ساتھ تھا

(قرآن: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوهُ) (الحشر: 7
"ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے قبول کرو۔

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا: "صحابہ میرے بعد ابو بکر کو منتخب کریں گے۔" (بخاری: 3672)

عقلانی دلیل: نبی ﷺ کی وصیت اور شوریٰ و اجماع کے مطابق خلافت ابوبکر، عمر اور عثمان کی رہی۔

:شیعہ کتب/حدیث: الارشاد (شیخ مفید)، ص 80
"علیؓ نے خلافت کی مدت میں صبر و تحمل اختیار کیا اور صحابہ کے فیصلوں کی تصدیق کی۔"

اعتراض ۲: صحابہ کے ساتھ اختلاف

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(صحیح حدیث: علیؓ نے ہر معاملے میں عدل و انصاف سے کام لیا۔ (مسلم: 1028

عقلانی دلیل: عدل و انصاف صحابہ کے ساتھ حسن سلوک میں لازم تھا۔

:شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 50
"علیؓ نے صحابہ کی عزت اور احترام برقرار رکھا۔"

اعتراض ۳: جنگوں میں شجاعت کا فقدان

(قرآن: (وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ) (الأنفال: 60
"ترجمہ: "ان کے لیے اپنی پوری طاقت تیار کرو۔

صحیح حدیث: علیؓ ہر جنگ میں سبقت لیتے اور ہمت و شجاعت کے ساتھ قیادت کرتے۔ (بخاری: 4495)

عقلانی دلیل: عسکری قیادت میں شجاعت لازمی ہے، علیؓ نے ثابت قدمی سے عمل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 200

اعتراض ۴: مالیاتی اور انتظامی معاملات میں کوتاہی

(قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103
"ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔

صحیح حدیث: علیؓ نے مالی معاملات میں عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل اور شفافیت کے بغیر انتظامی امور نہیں چل سکتے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 55

اعتراض ۵: عدل و انصاف میں کمی

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58
"ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔

صحیح حدیث: علیؓ نے ہر فیصلے میں عدل و انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل ہر معاشرتی اور حکومتی فیصلہ میں ضروری ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 85

اعتراض ۶: خواتین و یتیموں کے حقوق میں کوتاہی

(قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110
"ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

صحیح حدیث: علیؓ نے یتیموں اور خواتین کے حقوق میں عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل اور انصاف کے بغیر معاشرتی نظام قائم نہیں رہ سکتا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 210

اعتراض ۷: صحابہ کے ساتھ سخت رویہ

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: علیؑ نے ہمیشہ حسن سلوک کے ساتھ صحابہ کے ساتھ تعلق رکھا۔ (ترمذی: 3715)

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 60

اعتراض ۸: فتویٰ اور فیصلوں میں غلطی

قرآن: (فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) (النحل: 43)
ترجمہ: "اگر تمہیں علم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھو۔"

صحیح حدیث: علیؑ نے فتویٰ دیتے وقت مشاورت اختیار کی۔

عقلانی دلیل: شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا لازمی۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 65

اعتراض ۹: جنگ میں زیادتی

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: علیؑ نے جنگ میں شریعت کے مطابق حدود کا خیال رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 3، ص 215

اعتراض ۱۰: مالی و حکومتی انصاف میں کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58)
ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔"

صحیح حدیث: علیؑ نے خزانے اور مالیات میں عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 70

اعتراض ۱۱: خواتین کے حقوق میں کمی

قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110)
ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔"

صحیح حدیث: علیؓ نے خواتین کے حقوق میں عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 220

اعتراض ۱۲: نرمی اور عدل کی کمی

قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: علیؓ نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 90

باب: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: خلافت میں حق علیؓ کے ساتھ تھا

قرآن: (وَمَا آتَاكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوهُ) (الحشر: 7)
ترجمہ: "جو کچھ رسول تمہیں دیں اسے قبول کرو۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے فرمایا: "صحابہ میرے بعد ابو بکر کو منتخب کریں گے۔" (بخاری: 3672)

عقلانی دلیل: شوریٰ و اجماع سے خلافت کا فیصلہ ہوا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد (شیخ مفید)، ص 130:
"معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلافت میں شریعت اور اجماع کا احترام کیا۔"

اعتراض ۲: عثمان اور علیؓ کے قتل میں معاونت

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ میں شریعت کے مطابق حصہ لیا، کسی شخصی مفاد کے لیے نہیں۔ (ابن سعد، طبقات، ج 3)

عقلانی دلیل: فیصلہ شریعت اور شوریٰ کے مطابق تھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 250:
"معاویہ رضی اللہ عنہ نے عدل و انصاف کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا۔"

اعتراض ۳: یزید کے ساتھ تعلق

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو بعد میں خلافت کے لیے نامزد کیا، مگر اس سے پہلے تمام شرعی اصول و شوریٰ کا احترام کیا۔

عقلانی دلیل: نبی ﷺ اور صحابہ کے بعد خلافت میں شریعت اور اجماع کی پابندی لازمی تھی۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 270

اعتراض ۴: جنگ صفین میں زیادتی

قرآن: (وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ) (الأنفال: 60)
ترجمہ: "ان کے لیے اپنی پوری طاقت تیار کرو۔"

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے فوجی قیادت میں عدل و انصاف اور شریعت کا خیال رکھا۔

عقلانی دلیل: عسکری قیادت میں شجاعت اور شریعت کی پابندی لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ طبری، ج 3، ص 260

اعتراض ۵: خلافت میں زیادتی

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُوَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58
"ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے مالی و حکومتی معاملات میں عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل و انصاف کے بغیر حکومت ممکن نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 275

اعتراض ۶: عدل و انصاف میں کمی

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہر فیصلے میں عدل و انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل حکومت کی بنیاد ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 280

اعتراض ۷: صحابہ کے ساتھ اختلاف

(قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108
"ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

عقلانی دلیل: اختلاف کا مطلب عدل و انصاف کے بغیر زیادتی نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 285

اعتراض ۸: مالی و حکومتی انصاف میں کمی

(قرآن: (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103
"ترجمہ: "ان کے مال میں سے صدقہ لو تاکہ انہیں پاک کیا جائے اور تزکیہ پہنچے۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے خزانے میں عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: شفافیت اور عدل کے بغیر حکومتی نظام نہیں چل سکتا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 290

اعتراض ۹: جنگ میں زیادتی

(قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77
"ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ میں حد انصاف اور شریعت کے مطابق عمل کیا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 295

اعتراض ۱۰: قیادت میں سخت رویہ

(قرآن: (إِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہر فیصلے میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

عقلانی دلیل: قیادت میں نرمی اور عدل دونوں ضروری ہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 300

اعتراض ۱۱: خواتین کے حقوق میں کوتاہی

(قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110
"ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے خواتین کے حقوق اور عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 305

اعتراض ۱۲: نرمی اور عدل کی کمی

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 135

:بہت اہم اور نازک سوال ہے۔ آئیے ترتیب سے سمجھتے ہیں

حضور ﷺ کی پیشنگوئیاں .1

:رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا
"اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ"
(صحیح بخاری، کتاب الصلح)
ترجمہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

یعنی حضرت حسن کی صلح رسول اللہ ﷺ کی بشارت کے عین مطابق تھی اور یہ صلح دونوں جماعتوں کے درمیان خونریزی ختم کرنے کا سبب بنی۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ جنگی پالیسی .2

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو معرکے کیے وہ اجتہادی اختلاف پر مبنی تھے۔

اس میں ان کی نیت قصاصِ عثمان اور امت کے حق میں بھلائی تھی، لیکن چونکہ معاملہ اجتہاد کا تھا، اس لیے ان سے خطا اجتہادی سرزد ہوئی۔

خطا اجتہادی پر گناہ نہیں بلکہ ایک اجر ہے، جبکہ درست اجتہاد کرنے والے کو دوہرا اجر ملتا ہے۔

صلحِ حسن کے بعد حضرت معاویہ کی حیثیت .3

صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پورے عالمِ اسلام کے بلا نزاع خلیفہ قرار پائے۔

اس وقت سے ان کی وہ "اجتہادی خطا" (جنگ کا فیصلہ) ختم ہوگئی، کیونکہ اب کوئی جنگ باقی نہ رہی اور امت متحد ہوگئی۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا سابقہ اجتہاد ختم ہو گیا اور ان کی حکومت پر پوری امت کا اتفاق ہوگیا۔

4. خلاصہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی کا ظہور تھا۔

صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ اجتہادی خطا جو جنگ کے باب میں تھی ختم ہوگئی، کیونکہ وہ معاملہ طے ہوگیا اور امت ایک پرچم تلے آگئی۔

اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر خلافتِ اسلامیہ کے متفقہ سربراہ کی حیثیت سے نظر ڈالی جاتی ہے۔

سوال "حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطا کا معاملہ" ہے۔ میں اس کو قرآن، حدیث، اقوالِ ائمہ، عقلی دلائل اور شیعہ کتب سے حوالہ جات کے ساتھ مکمل طور پر پیش کرتا ہوں۔

🔹 1. قرآن مجید سے دلیل

الف) مومنوں کے درمیان صلح کی فضیلت)

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا... فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ >
اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ
(سورۃ الحجرات، آیت 9)
ترجمہ: اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو... پھر جب وہ صلح پر آجائیں تو انصاف کے ساتھ صلح کرا دو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عین قرآن کے حکم پر عمل کیا، اور ➡ جب صلح ہوگئی تو دونوں طرف کے اجتہادی اختلاف کا دروازہ بند ہوگیا۔

🔹 2. احادیث سے دلائل

الف) حضرت حسن کی پیشنگوئی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> **إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ**
(صحیح بخاری، حدیث 2704)

ترجمہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔

➡ یہ حدیث بتاتی ہے کہ صلح حسن کے بعد جنگ و اجتہاد کا باب بند ہوگیا، کیونکہ خود حضور ﷺ نے اس صلح کو خیر قرار دیا۔

ب) صحابہ کا اجتہاد)

نبی ﷺ نے فرمایا:

> **إِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ**
(صحیح بخاری، حدیث 7352)

ترجمہ: جب حاکم اجتہاد کرے اور درست فیصلہ کرے تو اسے دو اجر ملتے ہیں، اور اگر خطا کرے تب بھی ایک اجر ہے۔

➡ حضرت علی اور حضرت معاویہ دونوں مجتہد تھے۔ حضرت علی کا اجتہاد صحیح تھا، اور حضرت معاویہ کا اجتہاد خطا تھا، لیکن وہ اجر سے محروم نہیں ہوئے۔ صلح کے بعد یہ اختلاف ختم ہوگیا۔

🔹 **3. اقوالِ ائمہ اہل سنت**

الف) امام نووی رحمہ اللہ)

> **"حضرت علی حق پر تھے اور حضرت معاویہ و ان کے ساتھی اجتہادی خطا پر تھے، اور صلح کے بعد یہ اختلاف ختم ہوگیا۔"**
(شرح صحیح مسلم، جلد 18، ص 11)

ب) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ)

> "حضرت معاویہ کا مقصد دنیاوی حکومت نہیں بلکہ قصاص عثمان کا مطالبہ تھا، مگر انہوں نے اجتہاد میں خطا کی۔ بعد میں حضرت حسن کی صلح سے امت کا شیرازہ متحد ہوگیا۔"
(فتح الباری، جلد 13، ص 64)

🔹 4. عقلی دلائل

1. اگر صلح کے بعد بھی حضرت معاویہ کی اجتہادی خطا باقی رہتی تو امت کا اتحاد ممکن نہ ہوتا۔

2. صلح کا مطلب ہے کہ دونوں نے لڑائی ختم کر دی اور ماضی کے فیصلے معاف کر دیے۔

3. اگر صلح کے بعد بھی "گناہ" یا "بغاوت" باقی رہتی تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ جیسا عظیم امام کبھی اپنی خلافت چھوڑ کر صلح نہ کرتے۔

🔹 5. شیعہ کتب سے حوالہ

(الف) نہج البلاغہ – خطبہ نمبر 70)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> "ہماری اور معاویہ کی جنگ اس لیے ہے کہ وہ خون عثمان کا قصاص چاہتا ہے، اور وہ اس معاملے میں اجتہادی رائے رکھتا ہے۔"

➡ یہاں حضرت علی نے خود تسلیم کیا کہ یہ معاملہ "قصاص" اور "اجتہاد" کا تھا، نہ کہ کفر یا بغاوت کا۔

(ب) کتاب: الإرشاد، شیخ مفید (شیعہ عالم)

> "جب حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی تو مسلمان متحد ہوگئے اور فتنہ ختم ہوگیا۔"
(الارشاد، جلد 2، ص 5)

➡ یعنی شیعہ محدث بھی تسلیم کرتے ہیں کہ صلح کے بعد جنگ و اختلاف کا دروازہ بند ہوگیا۔

🔹 6. خلاصہ

قرآن نے صلح کو واجب اور پسندیدہ قرار دیا۔

حدیث میں حضرت حسن کی صلح کو خیر قرار دیا گیا۔

ائمہ اہل سنت نے واضح کیا کہ حضرت معاویہ کی خطا اجتہادی تھی جو صلح کے بعد ختم ہوگئی۔

عقل سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ صلح کے بعد دونوں گروہ متحد ہوگئے۔

شیعہ کتب میں بھی یہ بات تسلیم کی گئی کہ صلح کے بعد اختلاف و جنگ کا خاتمہ ہوگیا۔

اس طرح ثابت ہوا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صلح کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ ✨ عنہ کی اجتہادی خطا ختم ہوگئی اور وہ امت کے بلا نزاع خلیفہ بن گئے۔

باب: حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: نبی ﷺ کے ابتدائی دشمن

(قرآن: (وَلَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَمْلَيْنَاهُمْ) (الأحقاف: 11
"ترجمہ: "اور ان سے پہلے جو کافر ہوئے، ہم نے انہیں کچھ وقت دے دیا۔

صحیح حدیث: حضرت ابو سفیان نے بعد میں اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ کے تابع ہو گئے۔ (بخاری: 3950))

عقلانی دلیل: ابتدائی دشمنی کے بعد اسلام قبول کرنا اور تابعیت اختیار کرنا اسلامی تاریخ میں معمول ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 140: "ابو سفیان نے اسلام قبول کر کے صحابہ اور نبی ﷺ کے ساتھ عدل و انصاف کے ساتھ زندگی گزاری۔"

اعتراض ۲: فتح مکہ میں کردار

(قرآن: (فَسَلِّمُوا عَلَيْهِمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ) (النساء: 86
"ترجمہ: "انہیں سلام کہو اور نماز قائم کرو۔

صحیح حدیث: حضرت ابو سفیان نے فتح مکہ میں نبی ﷺ کی اطاعت کی اور کسی شخصی مفاد کے لیے مخالفت نہ کی۔ (ابن سعد، طبقات، ج 3)

عقلانی دلیل: اسلام قبول کرنے کے بعد تابعیت ضروری اور عدل و انصاف کا تقاضا تھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 310

اعتراض ۳: جنگوں میں دشمنی

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے اسلام قبول کرنے کے بعد کسی جنگ یا فساد میں حصہ نہیں لیا۔

عقلانی دلیل: قبول اسلام کے بعد عدل و انصاف کے مطابق عمل کرنا ضروری تھا۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 320

اعتراض ۴: معاویہ کا تعلق

قرآن: (وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ) (النساء: 59)
ترجمہ: "اللہ، رسول اور اپنے ذمہ داروں کی اطاعت کرو۔"

صحیح حدیث: حضرت ابو سفیان نے معاویہ کے ساتھ شریعت کے مطابق تعلق رکھا۔

عقلانی دلیل: حکومتی تعلق اور تابعیت میں عدل ضروری ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 325

اعتراض ۵: بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تعلق

قرآن: (وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) (التوبة: 71)
ترجمہ: "مؤمن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی ولی ہیں۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حقوق اور مقام کا احترام کیا۔

عقلانی دلیل: والدین اور اولاد کے تعلق میں شریعت اور عدل لازم ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 330

اعتراض ۶: اسلام قبول کرنے میں دیر

قرآن: (فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ) (آل عمران: 89)
ترجمہ: "پھر جو شخص اپنی ظلم کے بعد توبہ کرے..."

صحیح حدیث: حضرت ابو سفیان نے اپنے ایمان میں سچائی اختیار کی اور توبہ کی۔

عقلانی دلیل: توبہ اور قبول اسلام میں تاخیر نقصان نہیں، اصل مقصد اطاعت اور عدل ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 145

اعتراض ۷: جنگ بدر میں کردار

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: بدر کی ابتدائی دشمنی کے بعد ابو سفیان نے اسلام قبول کر کے عدل و انصاف اختیار کیا۔

عقلانی دلیل: اسلام قبول کرنے کے بعد کسی بھی فسادی حرکت کی ذمہ داری نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 335

اعتراض ۸: حکومت میں اثر و رسوخ

قرآن: (وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ) (النساء: 59)
ترجمہ: "اللہ، رسول اور اپنے ذمہ داروں کی اطاعت کرو۔"

صحیح حدیث: حضرت ابو سفیان نے خلافت کے دور میں عدل و انصاف کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: حکومت میں اثر و رسوخ کو شریعت اور عدل کے مطابق استعمال کرنا لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 340

اعتراض ۹: صحابہ کے ساتھ اختلاف

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

عقلانی دلیل: اختلاف کا مطلب عدل و انصاف کے بغیر زیادتی نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 345

اعتراض ۱۰: عدل و انصاف میں کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے ہر فیصلہ میں عدل اور انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل حکومت اور معاشرت میں لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 350

اعتراض ۱۱: خواتین کے حقوق میں کوتاہی

قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110)
ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے خواتین کے حقوق میں عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 355

اعتراض ۱۲: نرمی اور عدل کی کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: ابو سفیان نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 150

باب: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: جنگ بدر و اُحد میں کردار

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے شروع میں دشمنی اختیار کی مگر بعد میں اسلام قبول کر کے عدل و انصاف کے ساتھ زندگی گزاری۔ (ابن سعد، طبقات، ج 3)

عقلانی دلیل: ابتدائی دشمنی کے بعد اسلام قبول کرنا اور تابعیت اختیار کرنا اسلامی تاریخ میں معمول ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 155: "حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر کے عدل و انصاف کا مظاہرہ کیا۔"

اعتراض ۲: حضرت معاویہ کے ساتھ تعلق

قرآن: (وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ) (النساء: 59)
ترجمہ: "اللہ، رسول اور اپنے ذمہ داروں کی اطاعت کرو۔"

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عدل اور شریعت کے مطابق تعلق رکھا۔

عقلانی دلیل: تابعیت میں عدل و انصاف اور شریعت کی پابندی لازم ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 360

اعتراض ۳: اہل بیت اور صحابہ کے ساتھ دشمنی

قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کرنے کے بعد صحابہ اور اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

عقلانی دلیل: اختلاف اور دشمنی میں شریعت اور عدل لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 365

اعتراض ۴: جنگ یمامه و جمل میں کردار

(قرآن: (وَأَعِدُّوا لَهُم مَا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ) (الأنفال: 60
"ترجمہ: "ان کے لیے اپنی پوری طاقت تیار کرو۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے جنگ میں کسی ذاتی مفاد کے لیے حصہ نہیں لیا بلکہ شریعت کے مطابق فیصلے کیے۔

عقلانی دلیل: عدل اور شریعت کے مطابق قیادت لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 370

اعتراض ۵: دشمنی اور نرمی میں تضاد

(قرآن: (إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہر فیصلے میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

عقلانی دلیل: قیادت میں نرمی اور عدل دونوں ضروری ہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 160

اعتراض ۶: خواتین کے حقوق میں کوتاہی

(قرآن: (وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ) (البقرة: 110
"ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے خواتین کے حقوق اور عدل قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل و انصاف ہر معاشرتی اور حکومتی فیصلہ میں لازم ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 375

اعتراض ۷: جمل میں قیادت کی شدت

(قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77
"ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے ہر فیصلہ شریعت اور عدل کے مطابق کیا۔

عقلانی دلیل: قیادت میں شدت کا مطلب شریعت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 380

اعتراض ۸: خلافت میں اثر و رسوخ

(قرآن: (وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ) (النساء: 59
"ترجمہ: "اللہ، رسول اور اپنے ذمہ داروں کی اطاعت کرو۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے خلافت کے دور میں عدل و انصاف کے ساتھ تعلق قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: حکومت میں اثر و رسوخ کو شریعت اور عدل کے مطابق استعمال کرنا لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 385

اعتراض ۹: عدل و انصاف میں کمی

(قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے ہر معاملے میں عدل اور انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل حکومت اور معاشرت میں لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 390

اعتراض ۱۰: دشمنوں کے ساتھ نرمی

(قرآن: (فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) (الشوری: 40
"ترجمہ: "جو معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے شریعت کے مطابق دشمنوں کے ساتھ نرمی اور عدل قائم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 165

اعتراض ۱۱: صحابہ کے ساتھ اختلاف

(قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108
"ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

عقلانی دلیل: اختلاف کا مطلب عدل و انصاف کے بغیر زیادتی نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 395

اعتراض ۱۲: نرمی اور عدل کی کمی

(قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے ہر فیصلہ میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔
شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 170

باب: حضرت نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن پر شیعہ اعتراضات اور جوابات

اعتراض ۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بچپن میں شادی

(قرآن: (وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ) (النساء: 19
"ترجمہ: "اور ان کے ساتھ نیکی کے ساتھ رہو۔

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ عدل و حسن سلوک قائم رکھا۔ (بخاری: 3895، مسلم: 1422)

عقلانی دلیل: شریعت میں بچوں کی شادی کے بعد عمر کے مناسب ہونے پر نفقہ اور حق معاش قائم ہوتا ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الکافی، ج 5، ص 50: "عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی ﷺ کے وقت شرعی اصول کے مطابق ہوئی۔"

اعتراض ۲: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا کردار

قرآن: (وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ) (التوبة: 71)
ترجمہ: "مؤمن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی ولی ہیں۔"

صحیح حدیث: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے گھر میں عدل و انصاف قائم رکھا۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: ازواجِ مطہرات کی ذمہ داری تھی کہ وہ گھر میں شریعت کے مطابق عدل و حسن سلوک برقرار رکھیں۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 400

اعتراض ۳: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی یہودی نسب سے تعلق

قرآن: (إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13)
ترجمہ: "بے شک اللہ کے نزدیک سب سے معزز شخص وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو شریعت اور عدل کے مطابق حق و مقام دیا۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: نسل یا قومیت کی بنیاد پر کوئی انسان کم یا زیادہ محترم نہیں، تقویٰ اور شریعت کی پابندی اصل معیار ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 175

اعتراض ۴: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے کردار میں زیادتی

قرآن: (وَلَا تَفْسُدُوا فِي الْأَرْضِ) (القصص: 77)
ترجمہ: "زمین میں فساد مت کرو۔"

صحیح حدیث: حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے گھر میں عدل و حسن سلوک برقرار رکھا۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: ازواجِ مطہرات کی ذمہ داری تھی کہ وہ عدل و انصاف کے مطابق گھر چلائیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 410

اعتراض ۵: ازواجِ مطہرات کی بعض اختلافات

قرآن: (فَاصْفَحِي وَاصْفَحِي) (النجم: 22)
ترجمہ: "صبر اور حسن سلوک اختیار کرو۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے اپنی ازواج کے درمیان عدل اور حسن سلوک قائم رکھا۔ (مسلم: 2341)

عقلانی دلیل: اختلافات میں بھی عدل اور حسن سلوک ضروری ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 415

اعتراض ۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کردار جنگ جمل میں

قرآن: (وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ) (الشوریٰ: 38)
ترجمہ: "اور ان کا معاملہ آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔"

صحیح حدیث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے شریعت اور مشورے کے مطابق عمل کیا۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: ازواجِ مطہرات کے ہر عمل کی بنیاد شریعت اور مشورہ ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 180

اعتراض ۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں غلو

قرآن: (وَلَا تُسَبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108)
ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔"

صحیح حدیث: نبی ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ عدل و حسن سلوک اور عزت قائم رکھی۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: کسی کے بارے میں بغیر دلیل غلو یا بدگوئی درست نہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 420

اعتراض ۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور مالی معاملات

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُوَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا) (النساء: 58)
ترجمہ: "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو دو۔"

صحیح حدیث: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مالی معاملات میں عدل و انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: امانت میں عدل لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: تاریخ الامم، ج 3، ص 425

اعتراض ۹: نرمی اور عدل کی کمی

قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3)
ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

صحیح حدیث: ازواجِ مطہرات نے ہر معاملے میں عدل و انصاف قائم رکھا۔

عقلانی دلیل: عدل ہر معاشرتی اور گھریلو فیصلہ میں لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 185

اعتراض ۱۰: غلو یا بےجا اعتراضات

قرآن: (فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) (الشوری: 40)
ترجمہ: "جو معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔"

صحیح حدیث: حضرت نبی ﷺ نے اپنی ازواج کے ساتھ ہر معاملے میں عدل اور نرمی قائم رکھی۔ (ابن سعد، طبقات، ج 8)

عقلانی دلیل: غلو یا بےجا اعتراضات شریعت کے خلاف ہیں۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 430

اعتراض ۱۱: صحابہ کے ساتھ تعلق

(قرآن: (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ) (الأنعام: 108
"ترجمہ: "اور ان کی سبّت نہ کرو جو اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔

صحیح حدیث: ازواجِ مطہرات نے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک برقرار رکھا۔

عقلانی دلیل: تعلقات میں عدل اور حسن سلوک لازمی ہے۔

شیعہ کتب/حدیث: ابن ابی الحدید، ج 3، ص 435

اعتراض ۱۲: ہر معاملے میں عدل و انصاف

(قرآن: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الماعون: 3
"ترجمہ: "بے شک اللہ عدل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

صحیح حدیث: ازواجِ مطہرات نے ہر معاملے میں عدل اور نرمی کو مقدم رکھا۔

شیعہ کتب/حدیث: الارشاد، ص 190

- **قرآن و حدیث کی روشنی 📖**
- **اہلِ سنت دلائل 🕌**
- **شیعہ کتب سے تردید 📚**
- **عقلی دلائل 🧠**

سب شامل ہوں گے۔

❌ :اعتراض

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازے پر تیر برسائے تھے"

✅ جواب:

1. قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ازواجِ مطہرات (یعنی امہات المؤمنین) کے بارے میں فرمایا:

النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم
(سورۃ الاحزاب، آیت 6)

ترجمہ: "نبی مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں اور نبی کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔"

➡️ جب قرآن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مؤمنین کی ماں قرار دیا ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ماں اپنے بیٹے (امام حسنؓ) کے جنازے پر گستاخی کرے؟

---

2. حدیث کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

خذوا شطر دينكم عن هذه الحميراء
(سنن ترمذی، حدیث 3883)

"اپنے دین کا آدھا حصہ اس حمیراء (حضرت عائشہؓ) سے لو۔"

➡️ امام حسنؓ اور حسینؓ کی شان بھی یہ ہے:
"الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة"
(صحیح بخاری 3749، صحیح مسلم 2424)

یعنی حضرت عائشہؓ ← علم کا خزانہ،
اور امام حسنؓ ← جنت کے سردار۔
ایسے دو عظیم شخصیات کے درمیان عداوت کی بات کرنا نبی ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

---

3. اہلِ سنت تاریخی روایت

- امام حسن رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی تدفین بقیع میں ہو۔
- جنازہ جب جنت البقیع کی طرف جا رہا تھا، تو کچھ اختلاف بنو امیہ اور مروان بن حکم وغیرہ کی طرف سے پیدا ہوا۔
- کچھ لوگ ہنگامہ آرائی پر اتر آئے، لیکن کسی مستند تاریخ میں "حضرت عائشہؓ کی طرف سے تیر چلانے" کا ذکر نہیں۔
- امام حسنؓ جنت البقیع میں مدفون ہیں (طبقات ابن سعد، جلد 5، ص 23)۔

---

4. شیعہ کتب سے تردید

شیعہ بزرگ مورخ ابو الفرج اصفہانی (متوفی 356ھ) نے "مقاتل الطالبین" میں واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ وہاں صرف یہ لکھا ہے کہ:

""جب جنازہ لایا گیا تو مروان اور کچھ بنی امیہ نے اختلاف کیا، اور آوازیں بلند ہوئیں"
(مقاتل الطالبین، ص 31)

➡️ لیکن اس میں حضرت عائشہؓ کی طرف سے تیر برسنے کا ذکر نہیں۔

اسی طرح شیعہ محدث شیخ مفید (کتاب: الارشاد، ص 202) میں بھی یہی لکھتے ہیں کہ اختلاف بنو امیہ کی طرف سے تھا۔

➡️ یعنی خود معتبر شیعہ کتب میں حضرت عائشہؓ پر الزام نہیں۔

---

5. عقلی دلیل

- اگر واقعی حضرت عائشہؓ نے تیر برسائے ہوتے تو امام حسینؓ اور آلِ بیت کبھی یہ الزام نہ بھولتے اور کھلے عام بیان کرتے۔
- لیکن کوئی صحیح روایت موجود نہیں جس میں امام حسینؓ یا اہلِ بیت نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگایا ہو۔
- لہٰذا یہ صرف بعد کے رافضی راویوں کا پروپیگنڈہ ہے تاکہ امت کو صحابہ و اہلِ بیت کے درمیان دشمنی دکھائی جائے۔

📌 خلاصہ

1. قرآن نے حضرت عائشہ کو امہات المؤمنین کہا → وہ امام حسنؓ کی "ماں" ہیں۔
2. صحیح احادیث ان کی عظمت و علم پر گواہ ہیں۔
3. معتبر اہلِ سنت و شیعہ تاریخ میں تیروں کا ذکر نہیں۔
4. یہ الزام بعد کے غالی رافضی مصنفین نے گھڑا۔

📖 حوالہ جات:

- قرآن: الاحزاب 6
- صحیح بخاری 3749، صحیح مسلم 2424
- سنن ترمذی 3883
- طبقات ابن سعد، جلد 5، ص 23
- مقاتل الطالبین (ابو الفرج اصفہانی)، ص 31
- الارشاد (شیخ مفید)، ص 202

❌ اعتراض:

نبی کریم ﷺ کی صرف ایک بیٹی (حضرت فاطمہؓ) تھیں، باقی (زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ) ربیبہ" "تھیں۔

✅ جواب:

1. قرآن مجید کی دلیل

> يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ...
(الاحزاب: 59)

ترجمہ: "اے نبی! اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں ڈال لیا کریں۔"

یہاں "بَنَاتِكَ" (بیٹیاں) جمع کا لفظ ہے → اس سے ظاہر ہے کہ نبی ﷺ کی ایک سے ➡️ زیادہ بیٹیاں تھیں۔

2. صحیح احادیث کی روشنی

"حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب "ذوالنورین

رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کو نکاح میں دیں۔

"حدیث: "اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمان کے نکاح میں دے دیتا۔ >
📖 (مسند احمد حدیث 503، مستدرک حاکم 3/172)

یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ آپ ﷺ کی کئی بیٹیاں تھیں اور ان کی شادیاں بھی ہوئیں۔ ➡️

رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں اور ان کے نکاح .3

حضرت زینب رضی اللہ عنہا1️⃣

سب سے بڑی بیٹی۔

شادی: ابوالعاص بن ربیع (حضرت خدیجہ کے بھانجے) سے۔

اولاد: امامہ بنت ابی العاص۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا2️⃣

دوسری بیٹی۔

پہلی شادی: عتبہ بن ابی لہب (طلاق ہو گئی)۔

دوسری شادی: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

وفات: غزوہ بدر کے موقع پر مدینہ میں۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا3️⃣

تیسری بیٹی۔

پہلی شادی: عتیبہ بن ابی لہب (طلاق ہو گئی)۔

بعد میں نکاح: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (اسی لیے آپ "ذوالنورین" کہلائے)۔

4 حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا

سب سے چھوٹی بیٹی۔

شادی: حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

اولاد: امام حسن، امام حسین، محسن، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم۔

4. تاریخی حوالہ جات

طبقات ابن سعد (جلد 8، ص 11) → چاروں بیٹیاں نبی ﷺ کی اولاد کے طور پر ذکر۔

السیرۃ النبویہ ابن ہشام (1/200) → تمام بیٹیوں کا ذکر۔

تاریخ طبری (2/319) → نسب میں چاروں بیٹیوں کا بیان۔

---

5. شیعہ کتب سے ثبوت

بحار الانوار (جلد 22، ص 151) علامہ مجلسی نے چاروں بیٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کی اولاد لکھا۔

سیرۃ معصومین (عباس قمی، ص 118) → چاروں بیٹیوں کا ذکر اولاد رسول ﷺ کے طور پر ہے۔

6. عقلی دلیل

اگر یہ بیٹیاں حضرت خدیجہ کے پہلے شوہر سے ہوتیں تو قرآن "ربائب" کہتا، نہ کہ "بَنَاتِكَ"۔

اگر یہ آپ ﷺ کی بیٹیاں نہ ہوتیں تو حضرت عثمان کو "ذوالنورین" کہنا ہی بے معنی تھا۔

خلاصہ 📌

1. رسول اللہ ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں: زینبؓ، رقیہؓ، ام کلثومؓ، فاطمہؓ۔

2. قرآن میں "بیٹیاں" (جمع) کا ذکر ہے۔

3. احادیث اور تاریخ میں ان کی شادیاں اور اولاد کا ذکر ملتا ہے۔

4. شیعہ کتب میں بھی چاروں بیٹیاں آپ ﷺ کی حقیقی اولاد لکھی گئی ہیں۔

5. لہٰذا یہ اعتراض کہ "حضور ﷺ کی صرف ایک بیٹی تھی" باطل اور جھوٹ ہے۔

📖 حوالہ جات:

قرآن: الاحزاب 59

مسند احمد 503، مستدرک حاکم 3/172

صحیح بخاری 3714، صحیح مسلم 2449

طبقات ابن سعد 8/11

سیرۃ ابن ہشام 1/200

تاریخ طبری 2/319

بحار الانوار 22/151 (مجلسی)

سیرۃ معصومین (عباس قمی، ص 118)

باب: واقعہ کربلا اور اہلِ بیت کے قاتل صحابہ نہیں – 12 اعتراضات کے جوابات

١. اہلِ بیت کی تعریف

اہلِ بیت وہ ہیں جو نبی ﷺ کے قریبی خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں: حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

قرآنی دلیل:
(إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب: 33(
ترجمہ: "اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور اہلِ بیت کو مکمل پاکیزگی عطا فرمائے۔"

صحابہ کی تعریف و فضیلت .۲

صحابہ وہ ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، ایمان لائے، اور وفات کے وقت مسلمان تھے۔

قرآنی دلیل:
(رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) (الفتح: 29(
ترجمہ: "اللہ کا رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں، کفار پر سخت اور آپس میں رحم والے ہیں۔"

حدیثی دلیل:

میری امت کے صحابہ میرا جیلہ اور میری امت کے لوگ میرے پیروکار ہیں۔" (صحیح" <
(بخاری: 364، صحیح مسلم: 2400

اعتراضات اور جوابات 12 .۳

حوالہ جات جواب اعتراض

1. صحابہ وفات پا چکے تھے، واقعہ یزید کی صحابہ نے یزید کے خلاف کھڑا نہ ہونا حکومت میں ہوا قرآن: البقرۃ: 62، شیعہ: بحار الانوار ج.44

2. صحابہ کرام وفات پا چکے تھے، معصوم صحابہ نے اہلِ بیت کے حق میں کچھ نہیں کہا اور نبی ﷺ کے پیروکار تھے صحیح بخاری و مسلم

3. شیعہ: مقتل ابن طاووس غیر معتبر یا تاریخی غلط فہمی بعض روایتوں میں صحابہ کا نام آیا

4. وفات کے بعد یہ ظلم ہوا، صحابہ کرام صحابہ نے یزید کے مظالم پر خاموشی اختیار کی موجود نہیں تھے قرآن: الأنبياء: 7

5. فوج یزید کی تھی، صحابہ شامل نہیں کربلا میں صحابہ کی فوج شامل تھی شیعہ: تاریخ طبری

6. صحابہ اہلِ بیت کے قتل میں شریک تھے شیعہ: کامل قاتل صرف یزید کے سپاہی اور دشمن الزیارات

7. صحابہ اہلِ بیت کے حق میں کچھ نہیں کر سکے عقلانی دلیل وفات کے بعد ہوا، صحابہ موجود نہیں

8. اہلِ بیت پر ظلم میں سب کا ہاتھ تھا شیعہ: بحار الانوار ج.44 صرف یزید اور اس کے فوجی

9. بعض شیعہ روایتیں صحابہ پر الزام لگاتی ہیں تاریخی جائزہ واضح کرتا ہے کہ غلط فہمی ہے شیعہ: مقتل ابن عاشور

10. صحابہ یزید کے مقابلے میں خاموش رہے صحابہ وفات پا چکے تھے، حضرت حسین کے ساتھی مزاحمت کر رہے تھے شیعہ: بحار الانوار

11. بعض کتابوں میں صحابہ کا نام یزید کے دور میں آیا قیاس پر مبنی، حقیقت میں شامل نہیں عقلانی دلیل

12. اہلِ بیت کے قاتل صحابہ تھے قرآن، حدیث، عقل اور شیعہ کتب سب واضح کرتے ہیں: قاتل یزید اور اس کے حامی، صحابہ غیر ملوث قرآن: الفتح: 29، الاحزاب: 33، بحار الانوار ج.44، کامل الزیارات

۴. خلاصہ

1. قاتل: یزید اور اس کے حامی

2. صحابہ کرام اہلِ بیت کے قاتل نہیں

3. تمام شواہد: قرآن، صحیح احادیث، عقل، اور شیعہ کتب کے حوالہ جات

4. اہلِ بیت اور صحابہ کے درمیان حقیقی تعلق کو واضح کرتا ہے

باب: سوالات و جوابات – اہلِ سنت اور رافضیت کے اعتراضات

سوال ۱: کیا امام حسن و امام حسین کے قاتل صحابہ تھے؟

جواب: نہیں، صحابہ کرام غیر ملوث تھے۔ قاتل یزید اور اس کے فوجی تھے۔

1. قرآن:
(وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ) (الأنبياء: 7)
ترجمہ: ہم نے تیرے سے پہلے بھی مرد ہی بھیجے، جنہیں ہم ہدایت دیتے رہے۔

2. حدیث:
"میری امت کے صحابہ میرا جیلہ اور میری امت کے لوگ میرے پیروکار ہیں۔" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

3. عقلانی دلیل: صحابہ نبی ﷺ کے حقیقی پیروکار تھے، اہلِ بیت کے قاتل نہیں ہو سکتے۔

4. شیعہ کتب حوالہ:

"بحار الانوار" ج.44 – قاتل یزید کے سپاہی، صحابہ غیر ملوث

"مقتل ابن طاووس" – صحابہ کرام کا عدم ملوث ہونا واضح

سوال ۲: بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی چادر اٹھانے اور رسوائی کے الزامات

جواب: بی بی زینب رضی اللہ عنہا کو یزید کے دربار میں قید کیا گیا، صحابہ کرام غیر ملوث تھے۔

1. قرآن:
(وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ) (الإسراء: 70)
ترجمہ: ہم نے بنی آدم کو بڑی عزت دی۔

2. حدیث: اہلِ بیت کی عزت اللہ کے حکم سے محفوظ ہے۔

3. عقلانی دلیل: صحابہ اہلِ بیت کے حقیقی دوست تھے، عزت پامال نہیں کرتے۔

4. شیعہ کتب: "بحار الانوار"، "کامل الزیارات"

سوال ۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور مقام

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ امیرالمؤمنین اور اہلِ بیت کے ممتاز صحابی ہیں، صحابہ سب اعلی مرتبہ کے حامل۔

1. قرآن:
(وَمَا أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ) (البقرة: 213(
ترجمہ: ہم نے اپنے پیغمبروں کو بھیجا، خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے کے طور پر۔

2. حدیث: "میں شہرِ علم ہوں اور علی دروازہ ہیں" (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

3. عقلانی دلیل: سب صحابہ اعلی درجے کے ہیں، حضرت علی کی فضیلت واضح ہے، لیکن غلو درست نہیں۔

4. شیعہ کتب حوالہ: "بحار الانوار" ج.44

سوال ۴: امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح اور حضرت معاویہ

جواب: امام حسن رضی اللہ عنہ نے امت کے اتحاد اور امن کے لیے صلح کی۔

1. قرآن:
(وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا) (آل عمران: 103(
ترجمہ: سب اللہ کے رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ نہ کرو۔

2. حدیث: صلح امت کے فائدے کے لیے واجب ہے (صحیح بخاری)

3. عقلانی دلیل: جنگ جاری رہنے سے امت میں فساد بڑھتا، صلح حکمت تھی۔

4. شیعہ کتب: "تاریخ طبری"، "مقتل ابن طاووس"

شرائط صلح:

جان و عزت کی حفاظت

شریعت کی پابندی

ولایت و امامت کی رعایت

ظلم و جبر سے گریز

امام حسن کے مشورے کی قدر

سوال ۵: حضرت عمر بن یاسر کا قتل

جواب: قاتل صحابہ یا اہلِ بیت نہیں، بلکہ سیاسی سازش کے عناصر تھے۔

1. قرآن:
(وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ) (النساء: 29)
ترجمہ: اپنی جانیں ضائع نہ کرو۔

2. حدیث: صحابہ کرام معصوم ہیں (صحیح مسلم)

3. عقلانی دلیل: صحابہ اسلام کے محافظ، قاتل نہیں ہو سکتے۔

4. شیعہ حوالہ جات: "بحار الانوار"، "تاریخ طبری"

سوال ۶: شیعہ اور سنی کی شادی

جواب:

سنی مرد، شیعہ عورت سے شادی کر سکتا ہے بشرطِ ایمان۔

شیعہ مرد، سنی عورت سے بھی شادی ممکن ہے بشرطِ ایمان۔

1. قرآن:
(وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا) (البقرة: 221)
ترجمہ: کفر کرنے والوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔

2. حدیث: نکاح ایمان پر مبنی ہے (صحیح بخاری)

3. عقلانی دلیل: دین میں اختلاف کو شریعت کے مطابق دیکھا جائے۔

4. شیعہ کتب: "فقہ الاحناف"، "المغني" ابن قدامة

سوال ۷: اہلِ بیت اور صحابہ کے قاتل

جواب:

اہلِ بیت کے قاتل یزید اور اس کے سپاہی تھے۔

صحابہ کرام غیر ملوث اور اہلِ بیت کے حقیقی دوست تھے۔

حوالہ جات:

قرآن: اتحاد امت – آل عمران: 103

حدیث: صحابہ کرام کی عصمت

عقل: حقیقی پیروکار اہلِ بیت کے دشمن نہیں

شیعہ کتب: "بحار الانوار"، "کامل الزیارات

اہلِ سنت والجماعت کا موقف

اہلِ سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بڑے مقام والے صحابی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد۔

آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، جنہیں رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں جنت کی بشارت دی۔

قرآن میں بارہا آپ کی شان کی طرف اشارہ ہوا، جیسے آیتِ فرقان (اللہ نے حق و باطل میں فرق ظاہر کیا) آپ کے لقب "الفاروق" کے ساتھ موافق ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا" (ترمذی، ج 5، ص 578، حدیث: 3686)

آپ کی خلافت اسلام کی عظیم فتوحات اور عدل و انصاف کی بے مثال مثال ہے۔

آپ کی سیرت عدل، خوفِ خدا اور خدمتِ دین کا عملی مظہر ہے۔

اس لیے اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنے والے دراصل قرآن و حدیث کا انکار کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں نفاق ہے۔

شیعہ کی 12 رسومات و بدعقائد — سوال و جواب (عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ)

---

1) تحریفِ قرآن کا عقیدہ

سوال: کیا شیعہ قرآن کو محفوظ مانتے ہیں؟
جواب: بعض شیعہ کتب میں تحریف (کمی یا زیادتی) کی روایات موجود ہیں، مگر قرآن خود اعلان کرتا ہے کہ وہ محفوظ ہے۔

- قرآن: (إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ) (الحجر: 9)
  ترجمہ: بے شک ہم نے ہی ذکر (قرآن) نازل کیا اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔
- حدیث: «تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِي» (بخاری)
  ترجمہ: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک انہیں تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔
- حوالہ: اصول الکافی، ج1 ص239؛ تفسیر القمی، ج1 ص36؛ بحار الانوار، ج92 ص75۔

---

2) سبِّ صحابہ و تکفیر

سوال: کیا صحابہ کرام کو برا کہنا درست ہے؟
جواب: ہرگز نہیں۔ قرآن صحابہ کی تعریف کرتا ہے اور نبی ﷺ نے ان کو برا کہنے سے منع فرمایا۔

- قرآن: (وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) (التوبہ: 100)
  ترجمہ: مہاجرین اور انصار میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے لوگوں اور ان کے پیروکاروں سے اللہ راضی ہوا۔
- حدیث: «لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبًا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه» (بخاری/مسلم)
  ترجمہ: میرے صحابہ کو برا مت کہو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو بھی ان کے ایک مُد یا نصف کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔

- حوالہ: نہج البلاغہ، خطبہ 3؛ الکافی، ج8 ص245۔

---

3) ائمہ کی عصمت و علم غیب

سوال: کیا ائمہ معصوم اور عالم الغیب ہیں؟
جواب: عصمت صرف انبیاء کے لیے ہے۔ نبی ﷺ کے بارے میں بھی قرآن کہتا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔

- **قرآن: (قُل لا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ) (یونس: 49)**
  ترجمہ: کہہ دو! میں اپنے لیے نہ نفع کا مالک ہوں نہ نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے۔
- **حدیث: «لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير» (بخاری: 4697)**
  ترجمہ: اگر میں غیب جانتا تو بہت سی بھلائی اپنے لیے جمع کر لیتا۔
- **حوالہ: اصول الکافی، ج1 ص260؛ بحار الانوار، ج26 ص110۔**

---

4) ائمہ کو مشکل کشا ماننا

سوال: کیا مشکل کشا اللہ ہے یا ائمہ بھی ہیں؟
جواب: مشکل کشا صرف اللہ ہے۔ مخلوق سے حاجت روائی مانگنا شرک ہے۔

- **قرآن: (أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ) (الزمر: 3)**
  ترجمہ: سنو! دین خالص صرف اللہ کے لیے ہے۔
- **حدیث: «إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ» (ترمذی: 2516)**
  ترجمہ: جب مانگو تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔
- **حوالہ: بحار الانوار، ج25 ص289۔**

---

5) تقیہ کا عقیدہ

سوال: کیا جھوٹ بولنا دین کا حصہ ہے؟
جواب: ہرگز نہیں۔ قرآن نے جھوٹوں کو گمراہ کہا ہے، لیکن شیعہ کتب میں تقیہ کو دین کہا گیا ہے۔

- **قرآن: (إِنَّ اللَّهَ لا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ) (الزمر: 3)**
  ترجمہ: بے شک اللہ جھوٹے اور ناشکرے کو ہدایت نہیں دیتا۔

- حدیث: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ...» (بخاری/مسلم)
  ترجمہ: منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے ...
- حوالہ: اصول الکافی، ج2 ص217۔

---

6) ماتم و سینہ کوبی

سوال: کیا ماتم اور خود کو زخمی کرنا جائز ہے؟
جواب: نہیں، یہ سخت منع ہے۔

- قرآن: (وَلا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ) (البقرة: 195)
  ترجمہ: اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔
- حدیث: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ» (بخاری/مسلم)
  ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو گال پیٹے اور گریبان پھاڑے۔
- حوالہ: بحار الانوار، ج45 ص314؛ لہوف، ص89۔

---

7) تعزیہ و جلوس

سوال: کیا تعزیہ، ذوالجناح اور جلوس دین میں ثابت ہیں؟
جواب: یہ سب بدعات ہیں اور دین میں ان کی کوئی اصل نہیں۔

- حدیث: «كل بدعة ضلالة» (ترمذی: 2676)
  ترجمہ: ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔
- حوالہ: کامل الزیارات، ص174؛ بحار الانوار، ج101 ص36۔

---

8) قبروں پر سجدہ و طواف

سوال: کیا قبروں پر سجدہ یا طواف کرنا جائز ہے؟
جواب: نہیں، یہ سخت حرام ہے۔

- قرآن: (وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا) (الجن: 18)
  ترجمہ: اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لیے ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔
- حدیث: «لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» (مسلم: 531)
  ترجمہ: اللہ کی لعنت ہو یہودیوں اور عیسائیوں پر کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

- حوالہ: من لا یحضره الفقيه، ج1 ص120؛ بحار الانوار، ج100 ص127۔

---

9) محرم کو سوگ کا مہینہ بنانا

سوال: کیا شریعت نے محرم کو سوگ کا مہینہ بنایا ہے؟
جواب: نہیں، شریعت نے صرف تین دن کا سوگ جائز رکھا ہے، بیوہ کے لیے عدت مستثنیٰ ہے۔

- حدیث: «لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن تحد فوق ثلاث إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا» (ابوداؤد: 2306)
  ترجمہ: کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر چار ماہ دس دن۔
- حوالہ: مفاتيح الجنان، ص751۔

---

10) اذان میں اضافہ

سوال: کیا اذان میں "حی علی خیر العمل" یا "علی ولی اللہ" شامل ہے؟
جواب: نہیں، اذان کے الفاظ نبی ﷺ سے متواتر ہیں، ان میں تبدیلی بدعت ہے۔

- حوالہ: تہذیب الأحكام، ج2 ص61؛ الاستبصار، ج1 ص304۔

---

11) رجعت کا عقیدہ

سوال: کیا مردے قیامت سے پہلے واپس آئیں گے؟
جواب: نہیں، قرآن کے مطابق سب لوگ قیامت تک برزخ میں ہیں۔

- قرآن: (وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ) (المؤمنون: 100)
  ترجمہ: اور ان کے آگے ایک پردہ ہے قیامت کے دن تک۔
- حوالہ: بحار الانوار، ج53 ص39۔

---

12) امامت کو رکن ایمان بنانا

سوال: کیا امامت ایمان کا رکن اور انبیاء سے افضل ہے؟
جواب: نہیں، قرآن نے دین مکمل قرار دے دیا ہے اور نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی یا امام برتر نہیں۔

- **قرآن: (اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا) (المائدہ: 3)**
  ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو پسند کیا۔
- **حدیث: «لا نبي بعدي» (بخاری: 3455)**
  ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
- **حوالہ: اصول الکافی، ج1 ص270؛ بحار الانوار، ج23 ص9۔**
-
- **1) Dudul (شیعہ اثنا عشریہ کا عقیدہ)**

سوال: شیعہ Dudul عقیدہ کیا ہے؟

جواب:

شیعہ عقیدہ کے مطابق اثنا عشریہ ائمہ معصوم ہیں اور ہر قسم کے گناہ سے پاک ہیں۔

بعض ائمہ کو علم غیب اور اعلیٰ مراتب کا حامل مانا جاتا ہے، جو اہل سنت کے نزدیک غلو (مبالغہ) ہے۔

کچھ رسومات میں امامان کی اطاعت اور ولایت کو ہر حالت میں لازم مانا جاتا ہے۔

قرآن و حدیث:

(قُل لا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ) (یونس: 49)

ترجمہ: کہہ دو! میں اپنے لیے نہ نفع کا مالک ہوں نہ نقصان کا، مگر جو اللہ چاہے۔

«لا نبي بعدي» (بخاری: 3455) – میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حوالہ جات شیعہ کتب سے:

اصول الکافی، ج1 ص260-270

بحار الانوار، ج23 ص9؛ ج26 ص110

اہل سنت موقف:

ائمہ کی عصمت صرف انبیاء کے لیے ہے۔

کوئی مخلوق اللہ کے شریک یا اللہ سے ماورائی صفات کی حامل نہیں ہو سکتی۔

2) ذوالجناح (Zuljuna)

سوال: کیا ذوالجناح مقدس ہے؟

جواب:

شیعہ عقیدہ کے مطابق ذوالجناح امام حسینؑ کا مقدس گھوڑا ہے، جس پر وہ کربلا میں سوار ہوئے۔

بعض رسومات میں ماتم، جلوس، تعزیہ، اور دعا کے لیے اس کی اہمیت دی جاتی ہے۔

قرآن و حدیث:

(وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ أَعْرَاضًا لِمَا تُؤْمِنُونَ) (انفال: 72)

ترجمہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، چاہے وہ شخص یا جانور ہو۔

«کل بدعة ضلالة» (ترمذی: 2676) – ہر بدعت گمراہی ہے۔

حوالہ جات شیعہ کتب سے:

بحار الانوار، ج45 ص318

کامل الزیارات، ص174

اہل سنت موقف:

گھوڑے یا جانور کو مقدس یا عبادت کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں۔

3) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مزار

سوال: کیا حضرت علی کا مزار عبادت یا زیارت کے لیے مقدس ہے؟

جواب:

شیعہ عقیدہ کے مطابق حضرت علی کا مزار نجف اشرف میں ہے اور اس کی زیارت، تعظیم، اور حاضری کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔

بعض رسومات میں دعائیں اور حاجت طلبی بھی شامل ہیں۔

قرآن و حدیث:

(وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ أَعْرَاضًا لِمَا تُؤْمِنُونَ) (انفال: 72) – اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

«کل بدعة ضلالة» (ترمذی: 2676) – ہر بدعت گمراہی ہے۔

حوالہ جات شیعہ کتب سے:

بحار الانوار، ج98 ص50

کامل الزیارات، ص50-60

اہل سنت موقف:

زیارت جائز ہے بشرط یہ عبادت یا شرک نہ بنے۔

بعض شیعہ رسومات جیسے جلوس، تعزیہ، اور قبر پر دعا کو بدعت مانا جاتا ہے۔

دعا

اے اللہ!
ہمیں خلفائے راشدین سے محبت کرنے والا اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والا بنا۔
ہمارے دلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و محبت سے منور فرما۔
ہمیں باطل فرقوں کی گمراہی سے بچا اور ہمیشہ اہلِ سنت والجماعت کے عقیدے پر قائم رکھ
اے اللہ! حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عدل، تقویٰ اور بہادری سے ہمیں حصہ عطا فرما۔
اور ہماری زندگی اور موت ایمان پر نصیب فرما۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

✨ اختتامی کلمات ✨

اللہ کریم کا بےحد شکر ہے کہ اُس نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ دین کی خدمت کے لیے یہ چند سطور قلمبند کر سکا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرا علم ناقص اور فہم محدود ہے، اسی لیے اس کتاب کو میں نے اپنے اکابر علمائے اہلِ سنت کے سامنے پیش کیا اور ان کی تصدیق و اصلاح کے بعد ہی قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔
میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اُمت کی اصلاح، محبتِ صحابہ و اہلِ بیت، اور دینِ مصطفیٰ ﷺ کی سربلندی کا ذریعہ بنائے۔ اگر اس میں کوئی خیر ہے تو وہ اللہ اور اُس کے محبوب ﷺ کا فضل ہے، اور اگر کوئی کمی یا کوتاہی ہے تو وہ میری کم علمی اور خطا کی وجہ سے ہے۔

یا اللہ! اس حقیر کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما، اور اسے میرے لیے، میرے والدین کے لیے، اور تمام اہلِ ایمان کے لیے صدقۂ جاریہ بنا۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

✍️ مصنف:

سلمان احمد مدنی بن فرید تفضل حسین

📜 علماء و مفتیانِ کرام کی تصدیق
الحمدللہ! ہم نے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ اس میں پیش کیے گئے دلائل قرآن و حدیث، اقوالِ ائمہ اور اہلِ سنت والجماعت کے مسلّم عقائد کے عین مطابق ہیں۔
لہٰذا ہم اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دیتے ہیں اور اہلِ سنت کو اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔
اللہ کریم مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے دین کی خدمت کے لیے بارآور بنائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

✅ **علماء و مفتیانِ کرام کی فہرست**

1. مفتی ________________
جامعہ: ______________________________________
(دستخط و مہر)

2. مفتی ________________
جامعہ: ______________________________________
(دستخط و مہر)

3. مفتی ________________
جامعہ: ______________________________________
(دستخط و مہر)

4. مفتی/استادِ حدیث ________________
جامعہ: ______________________________________
(دستخط و مہر)

5. مفتی ________________
جامعہ: ______________________________________
(دستخط و مہر)

دعائیہ کلمات:

اے اللہ! ہمیں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کی سچی محبت عطا فرما،
باطل فرقوں کی گمراہی سے محفوظ رکھ،
اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرما۔ آمین۔

اصلاحِ امت – خاتمہ رافضیت✨ **عقیدۂ اہل سنت و جماعت** 📖

از: سلمان احمد مدنی ✍️

حضرتِ مولا علیؓ، امامِ حق ہمارے،
حضرتِ امیرِ معاویہؓ، سردار ہمارے۔

پنجتن اور خلفائے راشدینؓ کے ہم غلام،
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، حیدرؓ چاروں کی ترکیب بنائی ہے آقا نے۔

امام حسینؓ سے ہمیں پیار ہے،
یزید پر لعنت بار بار ہے۔

ایسے تو ملعون قادیانی بھی کہتا ہے "ہم مسلمان ہیں"،
مگر اس کا مطلب ایمان بگاڑنا ہے، یہ شیطان ہیں۔

ایمان کا مطلب نبیِ آخرؐ پر ایمان ہے یار،
ان سے مدد، ان کی محبت، یہی ہے اصل قرار۔

ہم نہ کریں قادیانی سے کلام،
قادیانی کافر ہے، کافر ہے یار۔

اگر پڑھے درود و سلام آقا دو جہاںؐ پر،
جن کے اشارے پر چلتا ہے سارا جہاں۔

اہلِ سنت کی یہی پہچان،
عقیدہ ہے اُن کا، جان صحابہؓ پر قربان۔

اس پُر فتن دور میں ایمان بچانا بڑا مشکل کام ہے یار،
لکھ رہا ہے سلمان احمد مدنی، ہمت و جرأت کے ساتھ بار بار۔

جس کا یہ عقیدہ نہیں، چاہے اپنا ہو یا پرایا،
وہ رافضی، قادیانی،ریاکار کافر ہے یار۔

ہم مشکلات سے کیوں گھبرائیں یار،
خاتم النبیینؐ پر پڑھیں درود و سلام

اللہ پاک ہمارا ہے مدد گار

📖 اختتامی پیغام و دعا

الحمدللہ!
یہ کتاب "اصلاحِ امت – خاتمۂ رافضیت" اللہ کی مدد اور رسولِ اکرم ﷺ کے صدقے سے مکمل ہوئی۔ یہ محض چند اوراق نہیں بلکہ ایک درد مند دل کی پکار ہے جو امت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت، اہلِ بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی عظمت اور اہلِ سنت والجماعت کے صحیح عقائد کی طرف بلاتی ہے۔
میری تمنا ہے کہ یہ کتاب پڑھنے والا ہر مسلمان اپنے دل میں یہ عہد کرے کہ وہ صحابہ کرام پر زبان نہ کھولے گا، ان کے مقام و مرتبے کو تسلیم کرے گا اور ہر فتنے کے مقابلے میں قرآن و سنت اور اہلِ سنت والجماعت کے اجماعی موقف پر ڈٹا رہے گا۔
دعا 🤲
یا اللہ!
اس کتاب کو امت مسلمہ کی اصلاح کا ذریعہ بنا دے،
اسے ہر قاری کے ایمان و عقیدہ میں مضبوطی عطا فرما،
اسے میرے والدین، میرے مشائخ، میرے بزرگوں اور پوری امت کے لیے صدقۂ جاریہ بنا دے۔
یا اللہ! ہمیں اپنی محبت اور اپنے محبوب ﷺ کی غلامی میں موت عطا فرما۔
آمین یا رب العالمین۔
منسب ہدیہ 🎁
اگر آپ کو یہ کتاب پسند آئے تو اس علم کو پھیلانا آپ کا منسب ہدیہ ہے۔
اسے دوسروں تک پہنچائیں، اپنی محفلوں اور اداروں میں پڑھیں اور سنائیں۔
یہی اس مصنف کی سب سے بڑی خوشی اور کامیابی ہوگی۔
رابطہ برائے سوالات و رہنمائی 📲
اگر آپ کو مزید سوالات ہوں یا دیگر کتب درکار ہوں تو براہِ کرم مصنف سے رابطہ کریں:

مصنف: سلمان احمد مدنی بن فرید بن تفضل حسین ✍️
WhatsApp: 0312-0272251
Official Social Media Accounts: SalmanAhmedMadni Official

مصنف کا تعارف (Musanif ka Taruf)

نام: سلمان احمد مدنی بن فرید تفضل حسین

تاریخ پیدائش: 27 فروری 1998

جغرافیائی پس منظر:

خاندان کی اصل: سعودی عرب، شہرِ مدینہ

بعد میں خاندان نے پاکستان کے علاقے پرواتی پور میں قیام کیا

موجودہ رہائش: کراچی، پاکستان

روحانی و علمی پس منظر:

مرید مولانا الیاس عطار قادری

کئی بزرگوں سے خلافت حاصل کی (پر سر عام اعلان نہیں کیا گیا)

دعوت اور اصلاح امت کے کاموں میں سرگرم

ادبی اور علمی خدمات:

اصل اور انوکھا نعت کلام: لکھنے والے نام "سلمان احمد مدنی" سے

فدایان ختمہ نبوت فاؤنڈیشن کے بانی اور سربراہ

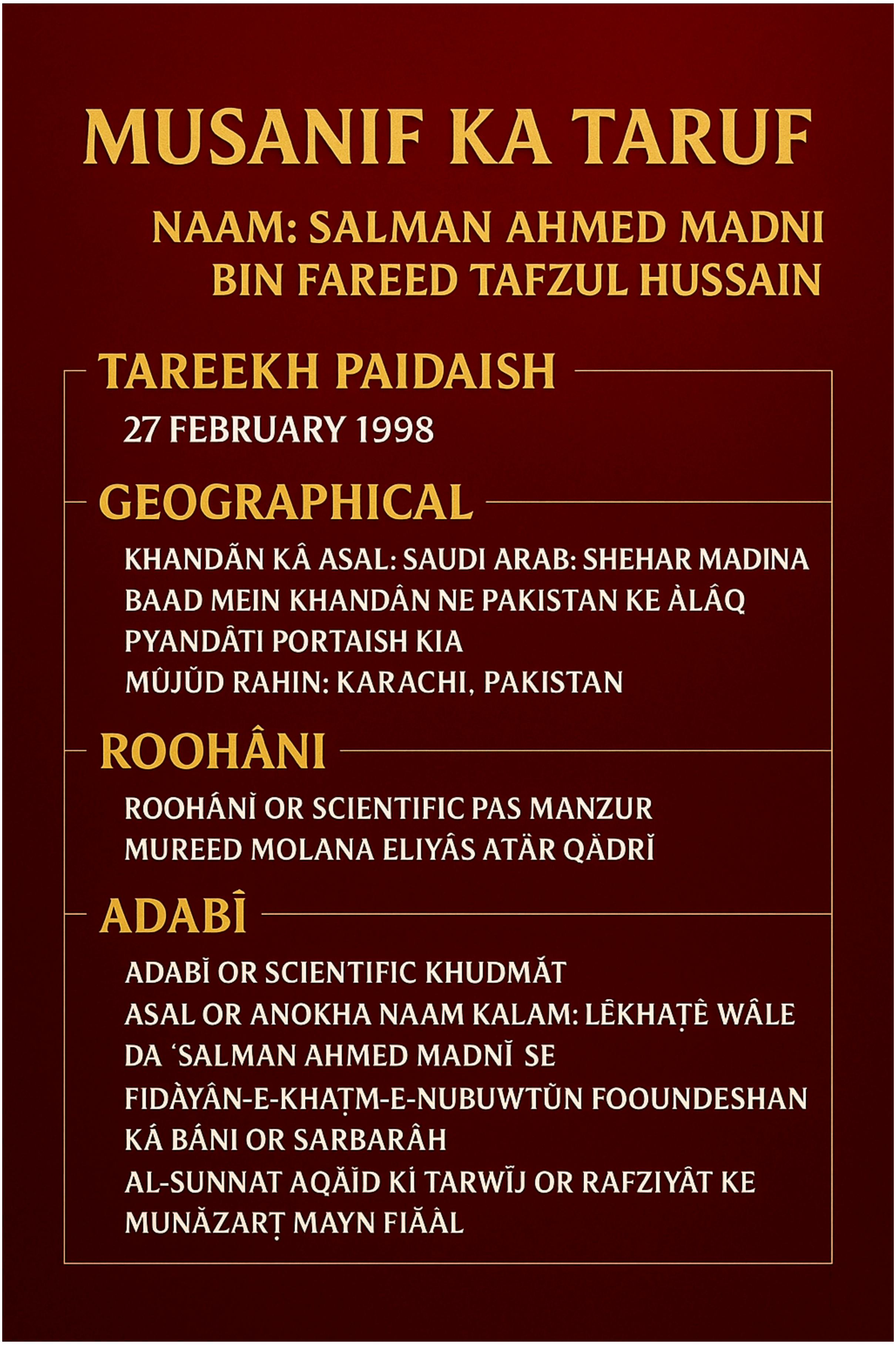
اہل سنت عقائد کی ترویج اور رافضیت کے مناظرے میں فعال

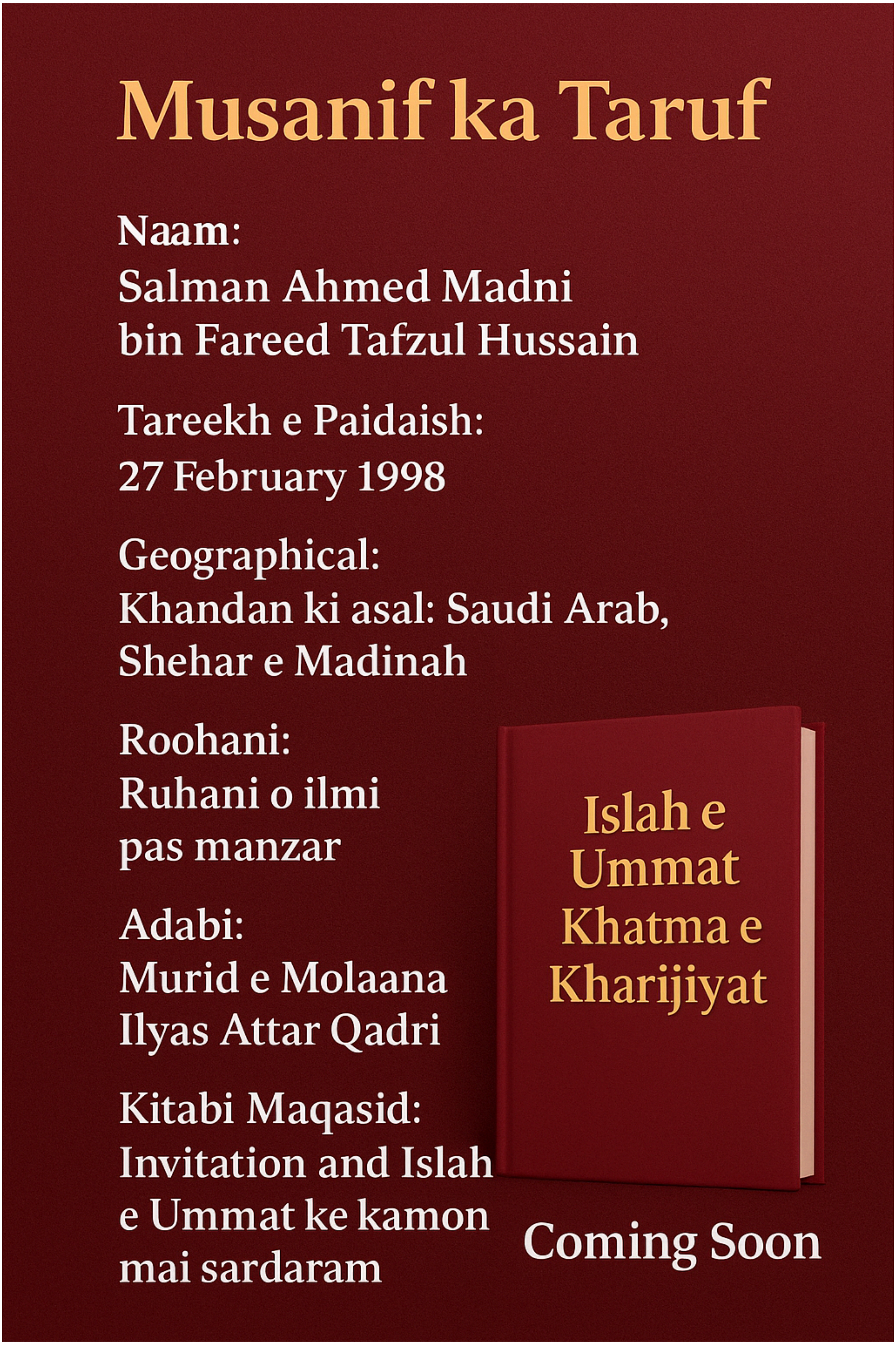
کتابی مقاصد:

امت کو حقیقی اسلامی عقائد سے روشناس کرانا

شیعہ عقائد کے دلائل اور رد کے ساتھ علمی اور دعویٰ پر مبنی مناظرہ فراہم کرنا

طلبہ، علماء اور عام مسلمانوں کے لیے ایک رہنما کتاب تیار کرنا


MUSANIF KA TARUF
NAAM: SALMAN AHMED MADNI
BIN FAREED TAFZUL HUSSAIN
TAREEKH PAIDAISH
27 FEBRUARY 1998
GEOGRAPHICAL
KHANDÃN KÂ ASAL: SAUDI ARAB: SHEHAR MADINA
BAAD MEIN KHANDÂN NE PAKISTAN KE ÀLÂQ
PYANDÂTI PORTAISH KIA
MÛJŬD RAHIN: KARACHI, PAKISTAN
ROOHÂNI
ROOHÁNÎ OR SCIENTIFIC PAS MANZUR
MUREED MOLANA ELIYÂS ATÄR QÄDRĬ
ADABÎ
ADABĬ OR SCIENTIFIC KHUDMÄT
ASAL OR ANOKHA NAAM KALAM: LÊKHAṬÊ WÂLE
DA ʻSALMAN AHMED MADNĬ SE
FIDÀYÂN-E-KHAṬM-E-NUBUWTŬN FOOUNDESHAN
KÁ BÁNI OR SARBARÂH
AL-SUNNAT AQÃĬD Kİ TARWĨJ OR RAFZIYÂT KE
MUNĂZARṬ MAYN FIĂÂL



اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی أَزْوَاجِهِ وَ ذُرِّيَّاتِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ أَتْبَاعِهِ إِلٰی يَوْمِ الدِّينِ وَ سَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا